السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی نبی کریم ﷺ سے ثابت صحیح سنتوں میں سے ایک سنت ہے کچھ لوگ اسے منڈوا دیتے ہیں کچھ کترا دیتے ہیں کچھ اس کا انکار کرتے ہیں اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے رکھنے والے کو ثواب ہوگا اور نہ رکھنے واکے کو عذاب نہ ہوگا کچھ بے وقوف یہ بھی کہتے ہیں اگر داڑھی میں خیر و برکت ہوتی تو بال زیر ناف نہ اگتے اللہ تعالی ایسے کہنے والوں کا برا کرے ----تو ان میں سے ہر ایک کے لئے کیا حکم ہے ؟ اور جو شخص نبی کریم ﷺ کی کسی سنت کا انکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت سے یہ ثابت ہے کہ داڑھی بڑھانا اور رکھنا سنت ہے اور اسے منڈانا اور کترانا حرام ہے چنانچہ صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

خالفوا المشرکین ووفروا اللحی واحفوا الشوارب (صحیح بخاری)

"مونچھیں کترو داڑھیوں کو چھوڑ دو اور مشرکوں کی مخالفت کرو۔"

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی :

جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس (صحیح مسلم)

"مونچھوں کو کترو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ یہ دو حدیثیں اور ان کے ہم معنی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ داڑھی رکھنا اور بڑھانا واجب ہے اور اسے مونڈنا اور کترانا حرام ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ داڑھی رکھنا سنت ہے رکھنے والے کو ثواب ہوتا ہے اور نہ رکھنے والے کو گناہ نہ ہوگا وہ یقینا غلط کہتا اور صحیح احادیث کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ امر وجوب اور نہی تحریم کے لئے ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دلیل کے بغیر احادیث صحیح کے ظاہر مفہوم کی مخالفت کرے اور یہاں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس کی بنیاد پر ان احادیث کے ظاہر کو بدل دیا جائے۔ امام ترندی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی جو حدیث بیان کی ہے کہ :

انہ کان یاخذ من لحیہ من طولہا وعرضہا (جامع ترمذي)

"نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی کے طول و عرض کی طرف سے بالوں کا کاٹ دیا کرتے تھے۔" تو یہ حدیث باطل ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی متہم بالکذب ہے۔ جو شخص داڑھی کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے زیر ناف بالوں سے تشبیہ دے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ جو اسلام سے مرتد ہونے کا موجب ہے۔ کیونکہ جو چیز کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اس کا مذاق اڑانا کفر و ارتداد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

قُل أَبِاللَّهِ وَءايـٰتِهِ وَرَسولِهِ كُنتُم تَستَهزِءونَ ٦٥ لا تَعتَذِروا قَد كَفَرتُم بَعدَ إيمـٰنِكُم ٦٦ ... سورة التوبة

"کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے تھے ؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔"

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38